ہفتہ 23- جنوری 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

ہفتہ 23- جنوری 1999ء - 5 شوال 1419 ہجری - 23 صلح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 18

مجھے کمزوروں میں تلاش کرو

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنے کمزوروں میں تلاش کرو کیونکہ تمہیں تمہارے غرباء کی وجہ سے ہی رزق دیا جاتا ہے اور نصرت عطا کی جاتی ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الجہاد باب فی الاستفتاح)

عالمگیر جماعت احمدیہ نے عید کے موقع پر ایک لاکھ غریبوں تک عید کے تحائف پہنچائے

آپ غریبوں کی عید بنائیں گے تو اللہ آپ کی عید بنا دے گا

حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے نتیجہ میں آج ایک لاکھ احمدی سرگرم خادم دین ہیں

دعا کریں کہ مظلوموں کے لئے یہ ابتلا کا آخری سال ہو اور گذشتہ تمام سالوں کی دعائیں قبول ہو جائیں

اسلام آباد- ٹلفورڈ لندن میں 19- جنوری کو عید الفطر کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 19- جنوری 1999ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج یہاں اسلام آباد 'ٹلفورڈ' میں نماز عید الفطر پڑھائی اور بعد ازاں خطبہ دیا۔ حضور ایدہ اللہ کے اس خطبہ کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے نے اسی روز پاکستان کے وقت کے مطابق 7 بجے شب ٹیلی کاسٹ کی اور کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ شوریٰ کی آیات کی تلاوت کے بعد عید کی مبارک باد دی اور فرمایا کچھ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے رمضان مبارک سے سبق سیکھے ہیں۔ ان کا رمضان عید کے بعد شروع ہو گا یعنی اس طرح کہ وہ بقیہ سال رمضان کی تیاری میں گزاریں۔ پس اللہ کی طرف سے دو طرح کی عیدیں عطا کی گئی ہیں ایک ان لوگوں کی عید جن کی عید کے لئے کی جانے والی محنتیں قبول ہو گئیں اور دوسرے وہ جن کی یہ محنتیں قبول ہونے والی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین سے حدیث بیان فرمائی آنحضرت ﷺ نے خطبہ عید میں مردوں کو تقویٰ کی نصیحت فرمائی پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے۔ اور فرمایا صدقہ دیا کرو تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن بننے والی ہیں۔ کیونکہ تم اپنے خاوندوں کے شکوے شکایات بہت کرتی ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ عورتوں نے اپنے زیورات اتار اتار کر بلالؓ کے پھیلائے ہوئے کپڑے میں پھینکنے شروع کئے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اسی سنت کی اتباع میں احمدی خواتین اپنے زیورات خدا کی راہ میں پیش کرتی ہیں۔

حضور نے حضرت مسیح موعود کے آج سے سو سال قبل 1899ء کے منتخب ارشادات پیش فرمائے ان میں عمومی طور پر تقویٰ کی تعلیم دی گئی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے حوالے سے فرمایا اس ماہ رمضان کی رات کی دعاؤں میں بار بار میرے دل سے یہ دعائیں اٹھتی رہیں کہ میرے اپنے بچے بھی اور ساری دنیا میں پھیلے ہوئے میرے روحانی بچے بھی تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرنے والے بن جائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے جماعت کے تقویٰ پر قائم ہونے کے لئے انتہائی گریہ و زاری سے دعائیں کیں اور فرمایا کہ میری حالت یہ ہو جاتی ہے کہ ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا ان دعاؤں کا پورا ہونا آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ احمدیوں کی ایک بڑی بھاری تعداد جو یقیناً ایک لاکھ سے کم نہیں وہ سرگرمی سے دین کے کاموں میں مشغول ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سال ایک نئی تحریک جاری کی گئی تھی کہ آپ غریبوں کی عید بنا دیں تو اللہ آپ کی عید بنا دے گا۔ چنانچہ احمدی اور غیر احمدی تمام لوگوں میں غرباء کی خدمات کا جو انتظام کیا گیا اس میں انگلستان اول رہا ان کو بہت عظیم خدمت کی توفیق ملی انہوں نے 93 ہزار 300 پاؤنڈز کے تحفے ارسال کئے۔ جرمنی دوسرے نمبر پر رہا انہوں نے 51 ہزار مارک خرچ کئے۔ تیسرے نمبر پر کینیڈا رہا۔ انہوں نے 14 ہزار 500 کینیڈین ڈالر خرچ کئے بوسنیا کے لوگوں کی امداد کے لئے ایک کنٹینر روانہ کیا۔ ان کے بعد امریکہ اور فرانس رہے۔ حضور نے فرمایا ان تمام کوششوں میں وہ تفاصیل شامل نہیں جو پاکستان کی جماعتیں کر رہی ہیں۔ اگر ان کی کوششوں کو بھی شمار کیا جائے مجھے یقین ہے کہ ایک لاکھ غرباء ضرور ایسے ہیں جن کو جماعت کے توسط سے عید کے موقع پر امداد پہنچی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ شہداء اور اسیران راہ مولا کے بیوی بچوں کو عالمگیر جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں میں نے خود تحائف بھجوائے۔

حضور نے دعا کی خدا اس حقیر کوشش کو قبول کرے اور خدا کرے کہ یہ مظلوموں کے لئے ابتلاء کا آخری سال بنے۔ ایسا سال کہ گذشتہ تمام سالوں کی دعائیں قبول ہو جائیں۔ واپس اپنے وطنوں کو لوٹیں وہ سچی اور حقیقی عید ہمارے مقدر میں لازماً لکھی گئی ہے مگر اس کا وقت ہمارے خدا کو معلوم ہے۔ ہم اسے دیکھتے رہیں گے۔ انتظار کرتے رہیں گے۔ ابتلاء کو بھی رضاء کے ساتھ قبول کرنا چاہئے۔ خدا کرے کہ ہم ابتلاء میں بھی خدا کا شکر ادا کرنے والے ہوں۔ اور اللہ رحمتوں کی بارش برسا دے آمین۔

ہمارا مشفق آقا

○ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے 26- دسمبر 1925ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے سٹیج سے "ذکر حبیب" کے زیر عنوان تقریر کرتے ہوئے یہ دلچسپ واقعہ بیان فرمایا کہ 1905ء میں ہم سب لوگ باغ میں مقیم تھے جہاں حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب نے چند چھوٹے چھوٹے پودے لگوائے تھے۔ جنہیں لوگوں کے ادھر ادھر پھرنے سے کسی قدر نقصان پہنچنے کا احتمال تھا۔ ایک دفعہ حضرت مولوی نور الدین صاحب' حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور بعض اور دوست بھی ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت میر صاحب تشریف لے آئے اور فرمانے لگے کہ "ہم نے بڑی مشکل اور بڑی احتیاط کے ساتھ یہ پودے لگائے تھے جو لوگوں کی بے احتیاطی سے خراب ہو جائیں گے۔" یہ سن کر حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا

"آپ کو اپنے درخت پیارے ہیں
اور مرزا کو اپنے مرید پیارے ہیں"

(الفضل 15- جنوری 1926ء صفحہ 3)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ تعلیم خدام

○ خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت 24 تا 30- جنوری 99ء ہفتہ تعلیم منایا جا رہا ہے۔ اس ہفتہ میں خصوصیت سے قرآن سیکھنے سکھانے کی کوشش کریں۔ حضور کی ترجمۃ القرآن کلاس سے استفاد کریں۔ نیز حضرت مسیح موعود کی کتب' نماز باترجمہ' اور مقابلہ مضمون نویسی کی طرف خاص توجہ کی جائے۔ ہفتہ کے اختتام پر معین رپورٹ مرکز بھجوائی جائے۔ (مہتمم تعلیم)

موصیان کرام

موصیان کے فرائض میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہر موصی دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2-50 روپے

عرفان حدیث نمبر 7

پانچ نمازوں کی مثال

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ انکے ذریعے گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دور کر دیتا ہے۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب الصلوۃ الخمس)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے نماز کے متعلق ایک عمومی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا' اور یہ حدیث بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ سے لی گئی ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! **کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دور کر دیتا ہے۔**

اس میں کچھ باتیں توجہ طلب اور تشریح طلب ہیں۔ پہلی بات یہ کہ اگر گھر کی پڑھی جانے والی نمازیں مراد ہوتیں تو اس پر یہ مثال صادق نہیں آتی کہ جس کے گھر کے پاس ایک دائم نہر بہہ رہی ہو اور پانچ وقت وہ اس میں غوطے لگائے۔ اس سے میرے نزدیک اولین مراد یہ ہے کہ نماز باجماعت کی اہمیت واضح فرمائی گئی ہے۔ یعنی ایک ایسا شخص جس کے قریب ہی (بیت الذکر) موجود ہو وہاں پانچ وقت جاکر روحانی غوطہ زنی کرسکے اور بیت الذکر میں جاکر باجماعت نماز میں اپنے روحانی جسم کو خوب نہلائے دھلائے کیا ممکن ہے کہ ایسے شخص پر کوئی میل رہ جائے؟ اگر اس مثال کو نماز باجماعت پر ممتد نہ کریں تو پھر سقم یہ دکھائی دے گا کہ ہر گھر میں ساتھ کون سی نہر بہتی ہے۔ نہاتا تو وہ گھر کے اندر رہی ہے تو پھر یوں گھر میں سے نہر گزر رہی ہے۔ اس لئے بعض دفعہ روایت بیان کرنے والے اسی روایت کے ایک حصے میں بعض لفظ بھول جاتے ہیں اور مضمون کا ایک حصہ ایک اور طرف اشارہ کرتا رہتا ہے اور دوسرا حصہ ایک دوسری طرف اشارہ کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ پہلا حصہ بالکل واضح ہے اس میں ایک ذرہ بھی شک نہیں۔ اگر کسی کے گھر کے پاس نہر بہہ رہی ہو اور وہ گھر سے نکل کر اس نہر میں جائے' وہاں غوطہ زنی کرے تو ایسے شخص کو جو فرحت محسوس ہو سکتی ہے اور جس طرح اس کے جسم کے داغ دھل جائیں گے یہ بات ہمیشہ اسے تازہ دم رکھے گی اس کا جسم صاف ستھرا اور پاکیزہ رہے گا یہ اس روحانی حسن کی طرف اشارہ ہے جو بیت الذکر میں جاکر ہی نصیب ہو سکتا ہے۔ اس کے معاً بعد جو یہ فرمایا کہ یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ مراد یہ بھی یا غالباً روایت کرنے والے سے چوک ہوئی یا رسول اللہ ﷺ نے یہ توقع رکھی کہ از خود لوگ سمجھ جائیں گے کہ اس سے کیا مراد ہے یہی مثال پانچ باجماعت نمازوں کی ہے۔ اگر لفظ 'باجماعت' اس میں داخل کر دیں یا داخل سمجھ لیں تو مضمون مکمل ہو جاتا ہے۔

اس پہلو سے جب میں نے مزید غور کیا تو مجھے معلوم یہ ہوا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا اپنا گھر مسجد کے ساتھ ہی تھا اور وہ اہم نمازیں جن میں عورتیں باجماعت شرکت کر سکتی تھیں مثلاً جمعہ کی نماز یا صبح کی نماز کے وقت آنحضرت ﷺ کی خواتین مبارکہ گھر میں بیٹھ کر باجماعت نماز نہیں پڑھا کرتی تھیں' مسجد میں آکر باجماعت نماز پڑھتی تھیں۔ جمعہ کے دوران بھی ایسا انتظام تھا کہ ان کے لئے الگ جگہ مقرر تھی جہاں وہ بے جھجک نماز پڑھ سکتی تھیں اور مردوں کی نظر چونکہ وہ پیچھے ہوتی تھیں ان کی طرف لوٹ کر نہیں پڑ سکتی تھی' مرد اپنی توجہ سامنے رکھتے تھے عورتیں پیچھے بیٹھی ہوتی تھیں اور جب خواتین اس حصے سے باہر نکل جاتیں تب مرد واپس لوٹا کرتے تھے۔ تو پردے کے مختلف انتظامات ممکن ہیں۔ آج کل ہم (بیت الذکر) کے ایک حصے میں پردہ ڈال دیتے ہیں' ایک طرف مرد بیٹھ جاتے ہیں ایک طرف عورتیں۔ تو جو صورت بھی آپ اختیار کریں یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ اس حدیث کی روشنی میں جو عملاً آنحضرت ﷺ کی زندگی اور آپ کی خواتین مبارکہ کی زندگی کا نقشہ تھا وہ یہی تھا کہ باجماعت نمازوں میں اپنے گھر کو مسجد نہیں بناتی تھیں بلکہ باجماعت نمازیں گھروں سے نکل کر ساتھ مسجد میں داخل ہوا کرتی تھیں اور ایسی روایتیں بکثرت ہیں کہ ان کے کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں۔ یہ مسلّمہ روایتیں ہیں۔ (-)

پس دو نمازیں خصوصیت سے اس موقع پر قابل توجہ ہیں ایک جمعہ کی نماز اور ایک صبح کی نماز۔ ان دونوں نمازوں میں عورتوں کو حق ہے کہ اپنی ضرورتوں کو پیش نظر رکھیں' اپنی نسوانی حوائج کے پیش نظر وہ جو چاہیں طریق اختیار کریں ان سے پوچھا نہیں جاسکتا کہ فلاں نماز میں کیوں نہیں آئیں لیکن **جن کو اللہ تعالیٰ اجازت دے اور جن کو ان کا نفس اس بات پر ابھارے کہ باوجود اس کے کہ یہ نفلی کام ہے میں (بیت الذکر) میں جاکر جماعت کے ساتھ ادا کروں ان کے لئے انتظام ضروری ہے۔** پس یہ دو الگ الگ باتیں ہیں۔ عورتوں کے لئے فرض نہیں ہے کہ وہ جمعہ کی نماز باجماعت پڑھیں' عورتوں پر فرض نہیں ہے کہ وہ صبح کی نماز باجماعت ادا کریں لیکن یہ ایک نفلی کام ہے جس میں ان کو از خود یہ خواہش پیدا ہو سکتی ہے کہ یہ نماز بہت اعلیٰ درجے کی نماز ہے جو جماعت کے ساتھ ادا کی جائے اور اس پہلو سے ہمیں چاہئے کہ اس نماز میں شامل ہوں۔

اس مضمون میں اور بھی حدیثوں پر تفحص کیا تو یہ بات مجھ پر کھل گئی اور اس کے پیش نظر میں نے اپنے گھر کے ایک طریق کو اب بدل لیا ہے۔ بعض خواتین شاید حیران ہوں گی کہ میں نے کیوں ان کا گھر میں اوپر جمعہ کی نماز کے لئے آنا بند کر دیا ہے۔ اس سے پہلے یہ رواج تھا کہ جمعہ کی نماز پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعے ہمارے گھر میں اوپر ایک کمرے میں نماز میں شامل ہونے کا انتظام موجود تھا۔ میری بچیاں بھی اور بعض آنے والے مہمان بھی وہاں اکٹھے ہو کر میرے پیچھے باجماعت جمعہ پڑھ لیا کرتے تھے اور صبح کی نماز میں بھی یہ مسلسل دستور تھا کہ اگر کوئی چاہے تو پڑھ لے۔ اس حدیث پر غور کرنے کے نتیجے میں میں نے اس فیصلے کو بدل دیا ہے۔ یہ گھر ایسا ہے جس کے ساتھ نہر بہتی ہے یعنی نیچے باقاعدہ باجماعت نماز کا انتظام ہے اور دور دور سے خواتین آتی ہیں۔ تو جن کے گھر کے ساتھ بہتی ہو ان کا اولین فریضہ ہے کہ گھر چھوڑ کر نیچے اتریں اور باجماعت نماز میں اسی طرح حصہ لیں جیسے دوسری خواتین باجماعت نماز میں حصہ لے رہی ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ اب میں نے اس دستور کو بدل دیا ہے اور آنے والے مہمانوں کو جو پہلے یہاں آیا کرتے تھے ان سے درخواست کی ہے کہ بے شک ہمارے گھر تشریف لائیں مگر نماز پڑھنی ہو تو نیچے جائیں۔ میری بیٹیاں بھی نیچے اتریں گی اور سب کے ساتھ مل کر نماز پڑھیں گی۔

اس میں ایک دوسری حکمت یہ پیش نظر ہے کہ اگر کسی جگہ باجماعت نماز کا انتظام ہے تو اہل خانہ کا یہ حق نہیں ہے کہ بعض کو اجازت دے اور بعضوں کو نہ اجازت دے۔ ایسی صورت میں وہ کمرہ یا وہ جگہ جو اس کے لئے مخصوص کی گئی ہے وہ اللہ کے لئے ایک عبادت گاہ کا مقام اختیار کر لیتی ہے۔ (تمام بیوت الذکر) اللہ کے لئے ہیں۔ پس اگر وہاں باجماعت نماز اس طرح ہو رہی ہے کہ گویا یہ (بیت الذکر) کے قائم مقام بن گئی تو پھر مجھے یا

باقی صفحہ 7 پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا عالمی درس قرآن ☆ نمبر 17- فرمودہ 9- جنوری 1999ء

احادیث کی صحت کی کسوٹی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عالی شان کردار ہے

بیویوں سے عدل کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے شاندار نمونے

(درس قرآن کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 9 جنوری 1999ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفضل میں 20 رمضان کو عالمی درس قرآن کریم میں سورہ نساء کی آیات 128 تا 131 کا درس دیا اور نہایت بصیرت افروز اور روح پرور نکات قرآنی بیان فرمائے۔

آیت نمبر 128

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت ھٰذا کے مطالب بیان کرتے ہوئے فرمایا اور تجھ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں کہہ دے کہ اللہ اس بارے میں فتویٰ دیتا ہے اور متوجہ کرتا ہے ان یتیم عورتوں کے متعلق جنہیں تم ان کے حق نہیں دیتے۔ اور خواہش رکھتے ہو نکاح کی۔ بے سہارا یتیم بچوں کے حق میں کھڑے ہو جاؤ انصاف کے لئے، تم جو نیکی بھی کرتے ہو اللہ اسے یقیناً خوب جانتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سوال کرنے والوں کو ملزم قرار دیا ہے کہ وہ قول سدید سے کام نہیں لیتے۔ اس بارے میں تمام تعلیمات پہلے گزر چکی ہیں اگر تم نے عمل کرنا ہوتا تو وہ آیات کافی تھیں۔ مگر کچھ مزید بھی ان لوگوں کی خاطر جو اصرار کرتے ہیں کہ کچھ اور بیان کرو بیان ہو جائے گا۔ حضور نے فرمایا اس بارے میں بنیادی باتیں اس سے پہلے سورہ بقرہ کی آیات میں بیان ہو چکی ہیں۔ علماء کی بحثوں میں یہ بات اس لئے الجھا دی گئی ہے کہ ان کو پتہ نہیں چلتا کہ کونسا فتویٰ پوچھا جا رہا ہے۔ حضور نے فرمایا در حقیقت کوئی بات الجھی ہوئی نہیں ہے۔ باتیں کھول دی گئی ہیں۔ مطلب اصل میں کچھ اور ہے کہ ایسی بات بتائی جائے جو تمہارے مقصد کے لئے استعمال ہو سکے۔ یہ اللہ نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے محتاط الفاظ میں فرما دیا ہے کہ تمہارے لئے الفاظ کو بدلے گا نہیں کہ تمہارے مقصد کو حل کیا جائے۔ تمہارے ذہن کے مطابق بات کو کچھ اور کھولا جائے گا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں بیان کیا جائے گا۔ حضور نے فرمایا سائلوں کو دراصل مقاصد مرغوب نہیں ہیں بلکہ مال مرغوب ہیں۔ عورتوں کی پسندیدگی اصل وجہ نہیں ہے بلکہ اصل رغبت ان کے مال سے ہے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بہت سے ائمہ نے احادیث کی مختلف صورتیں پیش کر کے معاملہ کو کھولا بھی ہے اور الجھا بھی دیا ہے۔ علماء ایسی احادیث لائے ہیں جو واقعہ کے لحاظ سے درست ہیں مگر نتیجے کے لحاظ سے مشکوک ہیں۔

ایک روایت کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیوی کے گھر نہ جانے کا فیصلہ کیا۔ اس بیوی نے التماس کی کہ آپؐ بے شک میرے گھر نہ آئیں کیونکہ میں آپؐ کے حقوق ادا نہیں کر سکتی۔ آپؐ انصاف کی وجہ سے مجبور ہیں۔ راوی شک میں ہے کہ یہ کہا تھا یا وہ کہا تھا۔ جو نتیجہ فقہا نے نکالا ہے وہ آنحضرت ﷺ کی شان کے خلاف ہے۔ احادیث کی صحت کی کسوٹی رسول کریم ﷺ کا عالی شان کردار ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بعض واقعات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں۔ ایک شخص ایک یتیم بچی کی پرورش کیا کرتا تھا۔ وہ بچی کھجوروں کے ایک باغ کی مالک تھی۔ اس شخص کو لڑکی پسند نہیں تھی بلکہ اس کے باغ پر نظر تھی۔ اس لئے اس سے نکاح کر لیا۔

اب اس سلسلے میں ایک ضمنی مسئلہ پیدا ہوا کہ ایسی بچیاں جو نابالغ تھیں وہ کسی ایسے ولی کے سپرد نہیں ہوئیں جو محرم تھا بلکہ نامحرم تھا۔ ولی اکثر محرم ہوتے ہیں یعنی باپ بھائی چچا وغیرہ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ حالات ایسے تھے کہ جب جنگ کی وجہ سے بعض لوگ شہید ہوئے بعض بچیاں یتیم ہوئیں جن کی پرورش کرنا تھی۔ وہ ایسے شخص کے سپرد ہوئیں جو ان سے شادی تو کر سکتا تھا مگر اس پر اعتماد تھا کہ بد اخلاقی کا خطرہ اس سے نہیں ہے۔ ورنہ وہ بچی اس کے سپرد نہ کی جاتی۔ اس کی دیانت پر اعتماد بھی تھا مگر اس نے دیانت کے باریک پہلو کو نظر انداز بھی کر دیا۔ اس واقعے پر شان نزول والی بحث اطلاق پا رہی ہے۔ مگر نتیجہ میں راوی شک میں ہے کہ شاید وہ بچی باغ میں حصہ دار تھی۔ اس سے سارا نتیجہ ہی مشکوک ہو گیا ہے۔ تاہم پہلا حصہ مکمل اور درست ہے۔

حدیث میں عرب کا رواج بیان ہو رہا ہے۔ اصطلاحاً اسے حدیث کہنا ہی درست نہیں۔ یہ اثر ہے۔ یعنی ایک صحابی کی آنکھوں دیکھی روداد بیان ہو رہی ہے بلکہ حالات پر تبصرہ ہے۔ اب یہ اسلام کے آنے سے پہلے کا دستور تھا۔ اس وقت ولایت کے حقوق اسلامی طریقے پر مقرر نہ تھے۔ جو لوگ با اثر تھے وہ اس طرح کیا کرتے تھے۔ عرب کی ان بد رسموں کو ختم کرنے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ ایک عمومی کیفیت کی بات ہے جس کا ذکر ہو رہا ہے۔ ایسا شخص لڑکی سے نکاح کرنے میں اس کے مال کی وجہ سے دلچسپی رکھتا تھا۔ اس کا طریق یہ تھا کہ ایسا شخص لڑکی پر چادر ڈال دیتا تھا جس کا مطلب یہ ہوتا کہ یہ میری ہے۔ پھر کبھی ایسا ہوتا کہ وہ لڑکی مال سے اس کے حق میں دستبردار ہو جاتی اور اس شخص سے شادی کر لیتی۔ یہ ایسی بد رسومات تھیں جن کا قلع قمع کرنا ضروری تھا۔ یہاں ولی سے نامحرم مراد ہیں۔ حالات کی مجبوریوں کی وجہ سے یتیم بچیاں ایسے لوگوں کے سپرد کر دی جاتی تھیں جو ان سے نکاح کی خواہش رکھتے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے امام رازی کی تفسیر کے حوالے سے فرمایا کہ عرب لوگ عورتوں کو ورثہ نہ دیتے تھے۔ یتیم بچی اگر صاحب جائیداد ہے تو وہ اس کی شادی نہ کرتے تھے بٹھائے رکھتے تھے اور جائیداد کھاتے رہتے تھے۔

حضرت مصلح موعود کے نوٹس میں درج ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نہ سمجھنا کہ آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ فتویٰ دے دے گا۔ جو فتاویٰ پہلے سے موجود ہیں ان پر غور کرو۔ اور تقویٰ کا حق ادا کرو۔ بچی کو یتیم کب تک کہا جا سکتا ہے؟ یتیم اسی کو کہتے ہیں جو بالغ نہ ہو۔ جب تک شادی نہ ہو جائے بچیاں یتیم ہی کہلائیں گی۔ شادی ہو جائے تو پھر یتیم نہیں کہلائیں گی۔ نابالغ بچی کی شادی کرنے کا کسی کو حق نہیں اگر لڑکی کو منظور نہ ہو۔ ہاں جب بچی بلوغت کو پہنچے تو شادی کر دی جائے ورنہ اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی۔ آنحضرت ﷺ کا قول ہے کہ نکاح کرتے وقت یتیم بچی کی رائے لی جائے اگر خاموش رہے تو ٹھیک ہے۔ اگر انکار کر دے تو پھر اس کی شادی وہاں نہ کرو۔ خیار بلوغ کی طرح ہی خیار نکاح بھی ہے۔

آیت نمبر 129

سورہ نساء کی آیت نمبر 129 کے مطالب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے مخاصمانہ رویے یا عدم توجگی کا خوف کرے تو کوئی گناہ تو نہیں کہ باہمی صلح کر لیں۔ اور صلح بہرحال بہتر ہے۔ اور خدا کے نزدیک یہ سب سے زیادہ بہتر ہے۔ حضور نے فرمایا اس آیت میں ایک تنبیہ بھی کر دی گئی ہے کہ تمہارے نفوس کی سرشت میں بخل ودیعت کر دیا گیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر سرشت ہی میں بخل ہے تو پھر قصور کس کا ہوا۔ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا یہ محاورہ ہے کہ سرشت میں بخل ہے۔ یعنی انسانوں کے مزاج میں یہ چیزیں ملتی ہیں۔ انسان کے بارے میں یہ بھی فرمایا ہے کہ انسان میں جلد بازی کا مادہ بھی پایا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان باتوں سے باخبر رہ کر ان کی اصلاح کرو۔ حضور نے آیت کے باقی حصہ کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا اگر تم اپنے حالات کو درست کرنے کے لئے اچھا کام کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تمہارے حالات سے باخبر ہے۔

حضور نے فرمایا اس آیت کا مطلب ہے کہ جو بھی احسان کے نتیجے میں تقویٰ سے صلح کرنے کی کوشش کرے گا واقعتہً اس کی صلح بہتر ثابت ہو گی۔

حل لغات میں حضور نے فرمایا نشوز یعنی خاوند بیوی کی لڑائی کے نتیجہ میں خاندان تباہ ہو جاتے ہیں اس لئے الصلح خیر صلح ہی سب سے بہتر ہے۔ اگر خاوند اس لئے نشوز کرتا ہے کہ وہ خود کو طاقتور سمجھتا ہے تو وہ گھر کو اجاڑ دیتا ہے۔ اللہ نے کہا ہے کہ گھر نہ اجاڑو اور صلح کرو صلح ہی خیر ہے۔

اس آیت کی وضاحت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی ایسا مطلب جائز نہیں جو آنحضرت ﷺ کی شان کے خلاف ہو۔ آنحضرت ﷺ کے کردار کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے احادیث بیان فرمائیں۔ ایک زوجہ مطہرہ نے فرمایا کہ ہم بیویوں کی باری میں آنحضرت ﷺ کسی کو دوسری پر ترجیح نہ دیتے تھے ایک دن میں سب کے گھروں میں چکر لگاتے تھے اور رات وہاں گزارتے تھے جہاں باری ہوتی تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایک سے زائد شادیاں کرنے والوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ عدل کا تقاضا ہر صورت میں پورا کریں۔

اس آیت کی تشریح میں مفسرین نے بتایا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ بنت زمعہ عمر رسیدہ تھیں۔ ان کو ڈر ہوا کہ آنحضرت ﷺ انہیں چھوڑ دیں گے۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ میں عائشہؓ کی خاطر اپنی باری چھوڑتی ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا حضرت سودہ سے شادی ہی عمر رسیدگی کی حالت میں کی تھی۔ حضرت خدیجہ سے بھی جب شادی کی تھی تو ان کی عمر زیادہ تھی۔ اس لئے یہ خیال کہ آنحضرت ﷺ کسی بیوی کو اس کے عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیں گے تو یہ غلط خیال ہے۔ حضرت سودہ نے اپنی عمر رسیدگی کی وجہ سے نہیں بلکہ رسول خدا ﷺ کی تکلیف کا خیال کر کے یہ کیا تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا مجھے اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی باری عائشہ کو دیتی ہوں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ان کی پیشکش قبول فرمالی۔ حضرت عائشہ فرماتی تھیں ہم بیویاں آپس میں کہا

کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یا اس سے ملتے جلتے امور کے بارے میں یہ آیت نازل کی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا گویا کہ ان کو اس بات کا قطعی یقین نہ تھا کہ اس بارے میں آیت نازل ہوئی ہے یا اس سے ملتے جلتے امور کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی تھی یا کوئی اور آیت پڑھی تھی۔ اس سے معاملہ اور الجھ گیا اس طرح رسول خدا ﷺ پر جو ہلکا سا انعکاس ہو سکتا تھا وہ بھی نہ رہا۔ حضور نے فرمایا اس معاملے میں کردار فیصلہ کرے گا کہ اصل بات کیا ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کا ایک کردار ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے بات کرنی پڑے گی حضرت عمرؓ کا بھی ایک کردار تھا یہ انصاف کا کردار تھا۔ لیکن چونکہ ان کی کوڑوں کی بہت شہرت تھی اس لئے کوڑوں کی بات بیچ میں شامل کر دی گئی ہے۔

اس کے بعد اس روایت میں درج ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر وہ صلح کریں تو جائز ہے اور بہتر ہے۔ حضور نے فرمایا اتنی بات پوچھنے پر کوڑے مارنے کی بات کہی گئی ہے۔ سیاق و سباق بتاتا ہے کہ یہ بات درست نہیں۔ یہ ساری روایت ہی مشکوک ہو جاتی ہے۔

حضرت امام رازی کی تفسیر کبیر کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا دونوں یعنی میاں بیوی کو نصیحت ہے کہ جب بھی آپس کے معاملات لے کر بیٹھو تو ایسے کھینچا تانی نہ کرو کہ صلح ہو ہی نہ سکے آج بھی ایسی ہی باتیں دیکھنے میں آتی ہیں کہ صلح کروانے والے اپنے اپنے فریق کے حق میں ایسی کھینچا تانی کرتے ہیں کہ صلح ممکن ہی نہ رہے۔ حالانکہ صلح کا مطلب ہے۔

Give and Take کچھ لو کچھ دو۔ اس کے بغیر صلح نہیں ہو سکتی۔ صلح کروانے والوں کو بھی اس میں خدا تعالیٰ کی نصیحت ہے کہ وہ جوڑنے کا معاملہ اختیار کریں توڑنے کی بات نہ کریں۔ یہ نصیحت اس طرح کریں کہ جوڑنے پر ممتد ہو۔ میاں بیوی الگ نہ ہوں۔ زمخشری صاحب کشاف کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ انہوں نے ضمناً ایک بڑی دلچسپ بات لکھی ہے اس کی دلچسپی کی وجہ سے میں آپ کو سناتا ہوں۔ ایک شخص اپنے سانولے رنگ کی وجہ سے مشہور تھا۔ یعنی اس کا رنگ زیادہ ہی کالا تھا۔ اس کی بیوی بے حد خوبصورت تھی۔ ایک دن اس نے اپنے خاوند کی طرف دیکھ کر بے ساختہ کہا الحمد للہ خاوند نے کہا کیا بات ہے؟ کوئی خاص بات ہے جو آج یوں الحمد للہ کہا ہے۔ اس کی بیوی نے جواب دیا کہ میں نے اس لئے الحمد للہ کہا کہ مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ تم بھی جنت میں جاؤ گے اور میں بھی جنت میں جاؤں گی۔ تم اس لئے جنت میں جاؤ گے کہ تم اللہ کا شکر ادا کرتے ہو کہ میرے جیسی اتنی خوبصورت تمہاری بیوی ہے۔ اور میں اس لئے جنت میں جاؤں گی میں صبر کرتی ہوں کہ تم جیسا بدصورت میرا خاوند ہے اور اف تک نہیں کرتی۔ یہ بات میرے ذہن میں آئی تو بے ساختہ میرے منہ سے الحمد للہ نکل گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا صلح اس طرح بھی تو ہو سکتی ہے کہ ایک عورت کالے دیو کے ساتھ صبر کے ساتھ زندگی بسر کرے جب صلح یہاں تک ہو سکتی ہے تو صلح کرانے والے یہ سوچا کریں کہ صلح کے کتنے امکانات ہوتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے آیت زیر بحث میں فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا یہ حال تھا کہ ہر روز ہر بیوی کے گھر جا کر حال پوچھتے تھے۔ حضرت علیؓ کا انصاف کا تصور یہ تھا کہ ان کی دو بیویاں تھیں۔ جس بیوی کے گھر باری نہ ہوتی تھی آپ اس کے گھر میں وضو بھی نہ کرتے تھے۔

صحابہ میں دو بیویوں میں انصاف کا کتنا خیال تھا اس بارے میں حضرت صاحب نے ایک واقعہ یہ بیان فرمایا کہ ایک شخص کی دو بیویاں بیک وقت فوت ہو گئیں۔ اس نے سوچا کہ اگر ایک کو پہلے دفنا دیا تو دوسری کی حق تلفی ہو گی اب کیا کروں؟ آخر طے پایا کہ قرعہ ڈالا جائے۔ جس کا نام قرعہ میں آ گیا اس کو پہلے دفن کیا گیا۔

حضور نے فرمایا صحابہؓ کا تو یہ حال تھا وہ سنت نبوی اور احکام اسلام پر عمل کرنے میں اتنے محتاط اور حریص ہوتے تھے۔ ان کے بارے میں محض غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں۔

آیت نمبر 130

سورہ نساء کی آیت 130 کے مطالب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ فرماتا ہے کہ تم یہ توفیق نہ پا سکو گے کہ عورتوں کے درمیان کامل عدل کر سکو چاہے کتنی ہی کوشش کرو اس لئے یہ تو کرو کہ ایک ہی طرف کلیتہً نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو گویا لٹکتی ہوئی چھوڑ دو اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ کرو اور صلح کا طریق اختیار کرو تو اللہ بار بار بخشنے والا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس آیت سے صاف واضح ہوتا ہے کہ صحابہؓ رسول کو انصاف کرنے کی کتنی حرص تھی۔

اس ضمن میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ایک حدیث کا بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کے مقابلے میں دوسری کی طرف زیادہ جھکا ہوا ہو تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو زیادہ جھکا ہوا ہو گا۔ حضور نے فرمایا قیامت کے دن یہ خاکی جسم تو نہ ہو گا روحیں ہوں گی ان کو اللہ جس طرح کی شکل چاہے گا عطا کر دے گا۔ اس اعتبار سے بات سمجھانے کی خاطر یہ طرز بیان اختیار کیا جاتا ہے۔

ابو داؤد کی ایک حدیث حضور ایدہ اللہ نے بیان کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اپنی ازواج میں باری مقرر کرتے وقت بھی عدل و انصاف سے کام لیتے لیکن آپؐ کے عجز کا یہ عالم تھا کہ فرماتے اے اللہ یہ میری تقسیم ہے۔ جہاں تک میری استطاعت ہے میں تیرے حکم کی تعمیل کر رہا ہوں اور کوئی ناانصافی نہیں کر رہا لیکن جہاں تیرا اختیار ہے وہاں میرا نہیں۔ یہ دل کی بات ہو رہی ہے۔ آپ اپنے دل کی بات کو اس طرح ظاہر نہیں کرتے تھے کہ دوسرے کو تکلیف ہو۔

معلقہ کا قبیح دستور

حضرت صاحب نے اس آیت کے ایک حصے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا معلقہ کا دستور نہایت قبیح دستور ہے جو آج بھی رائج ہے۔ دوسری بیوی کرتے ہیں اور پہلی کو معلقہ کی طرح چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کو کہا گیا ہے کہ اگر انصاف نہیں کر سکتے تو دوسری شادی ہی نہ کرو۔ ایسے شخص کو دوسری شادی کی اجازت ہی نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا بعض عورتیں ساری عمر اسی طرح گزار دیتی ہیں۔ ہمارے معاشرے میں رواجی شادیاں ہوتی ہیں چھوٹی عمر میں گھریلو دباؤ کے تحت شادی ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک شادی تو ماں باپ کی مرضی سے کی دوسری اپنی مرضی سے کریں گے۔ پھر انگلستان آ جائیں یا کہیں اور چلے جائیں تو پہلی عورت مطالبہ کرتی ہے کہ مجھے طلاق نہ دو میں ایسے ہی زندگی گزار لوں گی۔ بجائے اس کے کہ طلاق قبول کر کے آزاد ہو جائیں اور آرام کی زندگی بسر کریں۔ وہ معاشرے سے ڈرتی ہیں کہ معاشرہ ان کو طلاق یافتہ کہے گا۔ داغدار قرار دے گا خاوند کہے گا کہ میرا کوئی قصور نہیں میں طلاق دینے کو تیار ہوں۔ دونوں صورتوں میں معاشرہ گندہ ہے۔ ہمیں معاشرے کو ان امور میں صاف کرنا چاہئے۔ ہم بڑی محنت کرتے ہیں مگر معاشرہ بڑی سخت چیز ہے چھوڑتا ہی نہیں۔

آیت نمبر 131

اس آیت کے مطالب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر دونوں الگ ہو جائیں تو ہر کسی کو توفیق کے مطابق اللہ غنی کر دے گا۔ اللہ بہت وسعت دینے والا اور حکمت والا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ بات بظاہر پہلی ہدایت کے برعکس ہے پہلے کہا کہ صلح کرو اب کہا جا رہا ہے کہ الگ ہو جاؤ۔ حضرت صاحب نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر صلح کی کوشش کی ناکامی کے بعد یعنی دیانتداری سے صلح چاہنے کے باوجود مجبور ہو جائیں اور تفریق کریں اللہ اس کا بھی ضامن ہے۔ ہر ممکن کوشش کی گئی کہ Give and take کا معاملہ کیا جائے مگر نہ ہوا تو اللہ وسعت کا وعدہ کرتا ہے اور ہر کسی کی توفیق کے مطابق وسعت کا وعدہ کرتا ہے۔ صاف مطلب ہے کہ بعض کم وسعت والے ہیں اور بعض زیادہ۔ دونوں کو ان کی حیثیت کے مطابق ملے گا۔

نفیس احمد عتیق صاحب

اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو

چند روز مرہ احتیاطیں

زندگی ہمیں اتنی مہلت نہیں دیتی کہ ہم ہر چیز کا خود تجربہ کر کے اس کے نتائج تک پہنچ سکیں کیونکہ بعض تجربات یا تو جان لیوا ثابت ہوتے ہیں یا پھر اپنے پیچھے ایسے بھیانک نتائج چھوڑ جاتے ہیں جن کا سامنا ساری زندگی کے لئے ایک عذاب بن جاتا ہے۔ ایک ذرا سی کوتاہی ہمیشہ کے پچھتاوے کی شکل اختیار کر جاتی ہے۔ زندگی میں حادثوں سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم دوسروں کے ساتھ پیش آنے والے حادثات کو ہمیشہ باعث نصیحت جانیں اور حتی الوسع کوشش کریں کہ حادثے کی وجہ تک رسائی حاصل ہو اور اس کو اپنے ماحول سے ختم کیا جائے۔ زیادہ افسوس تب ہوتا ہے جب تمام تر علم ہوتے ہوئے بھی انسان اس حادثے کا شکار ہو جاتا ہے۔

اخبارات میں روز ایسے واقعات پڑھنے کو ملتے ہیں جو معمولی غفلتوں کے نتائج ہوتے ہیں اور ان میں سے اکثر تو ہماری روزنامہ اخبارات کا جزو لازم بن چکے ہیں۔ ایسے حادثات کو پڑھ کر طبیعت میں شدید بے چینی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ آخر کیوں لوگ ایسے کام کئے جاتے ہیں جن کے نتائج آخر کار ایسے بھیانک ہی ہونے ہوتے ہیں۔

رات کو گیس کا ہیٹر جلا کر سونے کی عادت بہت سے گھروں میں موجود ہے جس کا نتیجہ یا تو آگ لگنے یا پھر ہیٹر بند ہو جانے کی صورت میں گیس سے دم گھٹنا ہوتا ہے۔ ایسی ہی ایک خبر 30 نومبر 1998ء کے نوائے وقت میں شائع ہوئی جس میں ایک ہی گھر کی پانچ بچیاں دم گھٹنے سے فوت ہو گئیں۔

کپڑے دھونے کی مشین کو اکثر کھلا ہی استعمال کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں بچوں کے ہاتھ ٹوٹنے یا بازو مڑنے کے واقعات پیش آتے ہیں۔ اگر اسی مشین پر دی گئی ہدایات کو پڑھ لیا جائے تو ایسے نقصان سے بچا جا سکتا ہے۔

بسا اوقات استری جلتی چھوڑنے یا پھر گرم استری کو بچوں کی دسترس میں چھوڑنے سے بچے ہاتھ جلا لیتے ہیں۔ بعض گھروں میں زمین پر کپڑا بچھا کر کپڑے استری کئے جاتے ہیں اور استری وہیں چھوڑ دی جاتی ہے جو حادثات کا باعث بنتی ہے۔

سلائی کڑھائی کے بعد یہ تسلی نہیں کی جاتی کہ کوئی سوئی تو پڑی نہیں رہ گئی اور جب وہ کسی بھاگتے ہوئے بچے کے پاؤں میں چبھ کر ٹوٹ جاتی ہے یا کسی بچے کے منہ میں چلی جاتی ہے تو انتہائی پریشانی اور نقصان کا سامنا ہوتا ہے۔

پانی گرم کرنے والی راڈ سے کرنٹ لگ کر بچوں کے مرنے کے واقعات عام طور پر سامنے آتے ہیں مگر پھر بھی ایسی خطرناک چیز کا استعمال بدستور جاری ہے۔

پتنگ بازی کے دنوں میں خاص طور پر چھت سے گر کر سر پھٹنے، ٹانگ ٹوٹنے اور بعض دفعہ مرنے کی خبریں بھی شائع ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ دیوار یا چھت کے اچانک گرنے کی خبر بھی عام ہے جبکہ دیوار یا چھت اچانک نہیں گرتی بلکہ کافی دن گرنے کی تیاری بھی کرتی ہے اگر اس دوران اس کی مناسب مرمت ہو جائے تو ایسے حادثات سے بچا جا سکتا ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

ریاض محمود باجوہ صاحب

شکر گزاری کی اہمیت

قرآن کریم میں شکر گزاری کا فائدہ اور حکمت بیان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے "اگر تم شکر گزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو میرا عذاب یقیناً سخت ہے۔" (ابراہیم:8)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"انسان پر جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہوں تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے اور انسانوں کی بہتری کا خیال رکھے اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور الٹا ظلم شروع کر دے تو پھر خدا تعالیٰ اس سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے اور عذاب کرتا ہے۔"

(بدر 23۔اپریل 1908ء ص 6)

انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ہر حال میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے۔ کسی تنگی یا تکلیف پر ناشکری کا طریق اختیار نہ کرے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "اس کی طرف دیکھو جو تم سے کم درجہ کا ہے کم وسائل والا ہے۔ لیکن اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر اور اچھی حالت میں ہے۔" یہ بھی شکر کا ایک انداز ہے۔ (مسلم کتاب الزھد)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول .... فرماتے ہیں۔

"میں نے دنیا میں بہت سے حالات دیکھے ہیں غریبی امیری' امیر ہو کر غریب ہونا اور غریب ہو کر پھر امیر ہونا دیکھا سوا روپیہ ماہوار کی آمدن بھی دیکھی اور ہزار ہا روپیہ کی۔ دونوں حالات میں خدا کے فضل سے یکساں خوشحال رہا...... بعض لوگ یوں کفران نعمت کرتے ہیں کہ انعامات الٰہی کو انعام ہی نہیں سمجھتے۔ ایک عورت مجھ سے کہنے لگی۔ خدا نے جو کچھ مجھے دیا تھا سب کچھ لے لیا۔ میں نے کہا۔ کیا تمہاری آنکھیں نہیں۔ کان نہیں۔ ناک نہیں۔ ہاتھ نہیں۔ پاؤں نہیں۔ اس پر وہ بہت شرمندہ ہوئی۔"

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 137)

ان گنت احسانات الٰہی

اگر کوئی انسان خدا تعالیٰ کے انعامات کا شمار کرنا چاہے تو کر نہیں سکتا۔ اس کے ان گنت فضلوں اس کی عنایات و احسانات کے بوجھ تلے ہر کوئی دبا پڑا ہے۔ ایک مثال سے اس حقیقت کی خوب وضاحت ہو جاتی ہے۔ کچھ عرصہ قبل ٹیلی ویژن پر ایک مصنوعی بازو دکھایا گیا جو اس ترقی یافتہ سائنسی دور کا شاہکار تصور کیا جاتا ہے۔ اس بازو کی کارکردگی کے بارے میں یہ دکھایا گیا کہ اسے لگا کر ایک انسان کوئی چیز نیچے سے اوپر یا اوپر سے نیچے کر سکتا ہے کوئی کپڑا کھونٹی پر لٹکا یا اتار سکتا ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اب اس کے بالمقابل خدا تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے بازو سے ایک انسان کتنے اور کیا کیا کام لیتا ہے یا لے سکتا ہے اس کا اندازہ کر کے دل بے اختیار خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر سے بھر جاتا ہے۔ ایک بزرگ کا واقعہ بھی ہم اکثر سنتے اور سناتے ہیں کہ ان کے پاؤں کو کوئی تکلیف تھی چلنا مشکل ہو رہا تھا۔ ان کی زبان سے ناشکری یا شکوہ کا کلمہ نکلا۔ اسی وقت ان کی نظر ایک ایسے انسان پر پڑی جس کے پاؤں نہیں تھے اور وہ رینگ کر چل رہا تھا۔ فوراً ان کو اپنے حال پر ندامت ہوئی اور خدا تعالیٰ کی حمد کرنے لگے۔

اسی پہلو کے پیش نظر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"پس انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کا جو اس نے انسانی تربیت اور تکمیل کے واسطے مہیا کئے ہیں۔ ان کا خیال کر کے اس کا شکریہ کرے اور غور کرے کہ اتنے قویٰ اس کو کس نے عطا کئے ہیں۔ انسان شکر کرے یا نہ کرے۔ یہ اس کی اپنی مرضی ہے۔ لیکن اگر فطرت سلیم رکھتا ہے اور سوچ کر دیکھے گا تو اس کو معلوم ہو گا کہ کیا ظاہری اور کیا باطنی ہر قسم کے قویٰ اللہ تعالیٰ ہی کے دیئے ہوئے ہیں اور اسی کے تصرف میں ہیں۔ چاہے تو ان کو شکر کی وجہ سے ترقی دے اور چاہے تو ناشکری کی وجہ سے اک دم ضائع کر دے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص 642)

شکر کے نمونے

قرآن کریم نے جہاں شکر گزاری کے فائدے بیان فرمائے ہیں وہاں ساتھ ہی نعماء الٰہی پر سچے شکریہ کی دعا بھی سکھائی ہے چنانچہ سورہ النمل آیت 20 میں یہ دعا درج ہے۔ (ترجمہ) "اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر کی اور میرے والدین پر کی شکر کروں اور یہ کہ میں ایسے کام کروں جو تجھے پسند ہوں اور مجھے اپنے رحم و کرم سے اپنے نیک بندوں میں شامل کر۔"

آنحضرت ﷺ نے اپنے رب کی عنایات اور اس کے فضلوں کا جس طرح شکر ادا کرتے اس کا اندازہ حضرت عائشہؓ کی ایک روایت سے ہوتا ہے آپ بیان کرتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں متورم ہو کر پھٹ جاتے۔ ایک دفعہ میں نے آپؐ سے عرض کی اے اللہ کے رسول آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف فرما دیئے ہیں یعنی ہر قسم کی غلطیوں اور لغزشوں سے محفوظ رکھنے کا ذمہ لے لیا ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے رب کے فضل و احسان پر اس کا شکر گزار بندہ بنوں۔" (مسلم باب فضل السجود و الحث علیہ) حضرت خلیفۃ المسیح الاول ...... آنحضرت ﷺ کے طریق شکر گزاری سے متعلق فرماتے ہیں۔

"نبی کریم ﷺ میں شکر کی روح تھی جو کپڑا مل گیا پہن لیا۔ مگر بعض لوگ ہیں کہ وہ خدا کی نعمت پر شکر نہیں کرتے اور پھر ساری عمر دکھ میں رہتے ہیں۔ ایک شخص کو میں نے تین ہزار روپیہ دیا۔ اس نے کہا کہ اس سے میرا کیا بنتا ہے؟ میں نے کہا کہ یہ کفر نعمت ہے! واقعہ میں کچھ نہ بنے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ سب روپیہ برباد ہو گیا۔"

(حقائق الفرقان جلد سوم ص 246)

خدا تعالیٰ کے محبوب بندے ہر حال میں شکر کی راہیں تلاش کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول...... حضرت مجدد الف ثانی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "حضرت مجدد گوالیار کے قلعہ میں قید ہوئے تو قید خانہ سے ایک شخص کو خط لکھتے ہیں۔ ہم کو قرآن شریف یاد کرنے کے لئے موقعہ نہیں ملتا تھا اب قرآن شریف کی یاد کے لئے خوب موقعہ ملے گا۔

میں تو ان کا بہت معتقد ہوں جو ان کے معتقد نہیں وہ بھی دیکھیں گے کہ کس دل سے خط لکھا گیا ہے۔

کبھی کبھی مجھے یہ خیال آتا ہے کہ ہمارے نبی کریمؐ بھی ہجرت کے تین دن غار میں رہے۔ آپ نے اس میں اپنے رفیق صدیقؓ کے ساتھ کیا کیا باتیں کیں اور دعائیں کی ہوں گی۔"

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 394)

خدا تعالیٰ کی حکمتوں پر ایمان لانے میں ہی برکت ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول گلستان کی ایک حکایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "گلستان میں ایک شخص کی حکایت ہے کہ وہ لنگڑا ہو گیا اور ایک دن بیگار میں لوگوں کو پکڑ رہے تھے اسے چھوڑ گئے تو وہ خدا کا شکر بجا لایا۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 133)

حضرت مصلح موعود..... فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بہت بڑے بڑے احسان ہیں مگر بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے منہ سے الحمدللہ نکلتی ہے۔ ایک ایک ذرہ ہمارے جسم کا اور ہر ایک ذرہ ہمارے کھانے کا جو ہمارے پیٹ میں جاتا ہے۔ اور ہر ایک قطرہ پانی کا جسے ہم پیتے ہیں اور تمام وہ ہوا جو ہمارے اردگرد پھیلی ہوئی ہے اور ہر ایک سانس کے ساتھ ہمارے اندر جاتی ہے اور ہر ایک چیز جس پر ہماری نظر پڑتی ہے اور ایک ایک لفظ جو ہوا کے ذریعہ ہمارے کانوں میں جاتا ہے اور ہر ایک چیز جسے ہم پکڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلا رہی ہے مگر پھر بھی بہت کم لوگ ہیں جو اس قدر احسانات کی قدر کرتے ہیں۔"

(خطبات جمعہ جلد اول ص 211)

شکر گزاری کے طریق

آنحضرت ﷺ کی ایک دعا شکر گزاری کے طریق کی راہنمائی کرتی ہے آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں وہ جو کافی ہوا میرے لئے اور پناہ دی اس نے مجھ کو اور کل تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو مجھے کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے احسان کیا مجھ پر۔ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ بچا لے مجھ کو آگ سے۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ سے شکر گزاری کے ہمیں کئی طریقے ملتے ہیں۔ مثلاً نوافل کی ادائیگی' ذکر الٰہی' دوسروں کے لئے دعائیں کرنا۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے صدقہ و خیرات کرنا۔ اس کی عطا کردہ روحانی و جسمانی استعدادوں سے بنی نوع انسان ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی دیگر مخلوق سے بھلائی کرنا وغیرہ۔

حضرت اقدس مسیح موعود کا شکر گزاری کا طریق بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ ہر نعمت و احسان پر یوں شکر فرماتے ہیں۔

کیونکر ہو شکر تیرا' تیرا ہے جو ہے میرا
تو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
تیرا یہ سب کرم ہے تو رحمتِ اتم ہے
کیونکر ہو حمد تیری' کب طاقتِ قلم ہے
سب کام تو بنائے لڑکے بھی تجھ سے پائے
سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

(درثمین)

ان اشعار میں شکر گزاری کا کیسا عمدہ طریق اختیار کیا گیا ہے۔ اپنی کسی کوشش' عمل دخل یا مہارت پر انحصار نہیں کیا گیا بلکہ آپ کی چشم بصیرت ہر طرف خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشانات' اس کی قدرتوں کے کرشمے' اس کے تصرفات کے جلوے اور اس کے دیدار کے نظارے دیکھتی ہے جس پر آپ کا دل بے اختیار پکار اٹھتا ہے۔

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

(درثمین)

نماز عرض اور التجا ہے

نماز میں کیا ہوتا ہے۔ یہی کہ عرض کرتا ہے۔ التجاء کے ہاتھ بڑھاتا ہے اور دوسرا اس کی غرض کو اچھی طرح سنتا ہے۔ پھر ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے اور گزارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے نمازی کا یہی حال ہے۔ خدا کے آگے سربسجود رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور حوائج سناتا ہے۔ پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آ جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا ہے اور اس کو جواب دے کر تسلی دیتا ہے۔ بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے۔ ہرگز نہیں اور پھر جن کا خدا ہی ایسا نہیں وہ بھی گئے گزرے ہیں۔ ان کا کیا دین اور کیا ایمان ہے وہ کس امید پر اپنے اوقات ضائع کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 255'256)

خالدہ پروین اہلیہ چوہدری بشارت احمد صاحب۔

چوہدری بشارت احمد صاحب

زندگی فانی ہے ہرذی روح نے قدرت کے مقررہ وقت پر اس فانی دنیا کو چھوڑ کر ابدی نیند اختیار کرنا ہے یہ جانتے ہوئے بھی عزیز ہستیوں کا صدمہ بہرحال ہوتا ہے۔ اور ہر رشتہ کے ساتھ قربت کے حوالے سے رنج حزن زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ 18- نومبر 1998ء کو میرا بے انتہا خیال رکھنے والے' میری زندگی کے ساتھی چوہدری بشارت احمد صاحب ایم ایس سی۔ ننگی ابن چوہدری مولا بخش پوسٹ ماسٹر ننگی مرحوم (رفیق حضرت مسیح موعود) خدا کے بلاوے پر اچانک ہارٹ فیل ہونے پر اپنی اصل منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس سے پورے سات ماہ پہلے مجھے ماں کی طرح چاہنے والی بڑی بہن اس فانی دنیا سے رخصت ہوئی تھی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے یہ صدمے اور زیادہ محسوس ہو رہے ہیں۔

میں نے اپنے خاوند کو ہمیشہ نافع الناس اور بے ضرر وجود پایا۔ بے شمار بشری خوبیوں کے مالک تھے۔ غیراللہ پر بھروسہ قطعاً ناپسند تھا۔ محکمہ حیوانات میں ریسرچ آفیسر تھے۔ پوری سروس نہایت ایمانداری سے گذاری۔ رشوت لینے اور دینے کے سخت خلاف تھے۔ ہربات ہر کسی سے صاف اور سیدھی منہ پر کرتے تھے۔ ساری سروس میں چھوٹے' بڑے ملازموں سے اعلیٰ اخلاق اور سلوک سے پیش آتے تھے۔ ریٹائر ہوئے تو حضور کی خدمت میں لکھا کہ میں اپنی باقی زندگی آزیری وقف کرنا چاہتا ہوں۔ تو مارچ 1998ء میں انصار اللہ کے دفتر میں کام ملا۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے پوری ایمانداری سے کام کیا۔ چاہے کوئی کتنی سخت بات کہہ لیتا حوصلہ اور برداشت سے کام لیتے۔ مجھے بھی ہمیشہ یہی نصیحت کرتے کہ اگر کوئی زیادتی کرلیتا ہے تو صبر کرتے ہوئے معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا کرو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے پانچ وقت نماز اور تہجد باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ آواز بہت اچھی تھی۔ تلاوت خوش الحانی سے کرنے کے بعد درثمین کی نظمیں اور احمدیہ کلام پڑھتے رہتے۔ مطالعہ بہت وسیع تھا۔ ہربات' ہر موقع کے مطابق کوئی حدیث' کوئی کہاوت یا لطیفہ ضرور سناتے۔

میرے ساتھ 31 سال ساڑھے چار ماہ کی ازدواجی زندگی نہایت حسن سلوک سے گذاری۔ اب ایک ایک لمحہ ان کے ساتھ گذرا ہوا وقت یاد کرتی ہوں تو ان کے لئے بے اختیار دعائیں نکلتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مکمل مغفرت کرکے جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے۔

تعزیت میں آنے والے ہر فرد نے بھی ان کی تعریف کی اور نیکیوں کا ذکر کیا۔ میں الفضل کے ذریعہ سب تعزیت کرنے والوں کی بے حد شکر گزار ہوں کہ وہ میرے غم میں شریک ہوئے اور سب سے اپنے میاں کی مکمل مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کی درخواست کرتی ہوں اور اپنے لئے بھی سب سے درخواست دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے مجھے صبر عظیم دے۔ میرا حامی ناصر ہو۔ آخری دم تک صحت و تندرستی سے رکھے۔ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور انجام بخیر کرے۔ آمین ثم آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 31918 میں محمد نواز ولد مرید بخش قوم راجپوت بھلروان پیشہ کاشتکاری عمر 73 سال بیعت 1950ء ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 97-9-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زرعی زمین برقبہ ایک ایکڑ مالیتی۔/80000 روپے۔ اور مکان برقبہ 6 مرلہ مالیتی۔/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد نواز ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 غلام نبی وصیت نمبر 13347 گواہ شد نمبر2 ظفراللہ خان وصیت نمبر 29773۔

مسل نمبر 31919 میں غلام رسول ولد رحمت خان صاحب قوم چیمہ پیشہ زمیندارہ عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدد علی کالونی سانگرہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 97-10-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زرعی زمین برقبہ 6 کنال مالیتی۔/90000 روپے۔ کمرہ اور پلاٹ برقبہ 5 مرلہ واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی۔/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ ایک ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام رسول مدد علی کالونی سانگرہ نزد ربوہ گواہ شد نمبر1 کریم بخش خالد کوارٹر نمبر 23 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر2 منور احمد وصیت نمبر 23367۔

مسل نمبر 31921 میں ساجدہ منصور زوجہ ساجد سلطان احمد صاحب قوم کاہلوں جٹ پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 98-8-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 560 گرام مالیتی۔/238000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ساجدہ منصور 11/11 دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 ساجد سلطان احمد وصیت نمبر 22237 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 پروفیسر محمد سلطان اکبر دارالصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر 31922 میں معین الدین ولد ناصر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد معین الدین A 18/6 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 ظفراللہ وصیت نمبر 16257 گواہ شد نمبر2 مسرور کریم بھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار ربوہ۔

مسل نمبر 31923 میں بشیر احمد ولد شاہ دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 63/21 دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 98-8-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- پلاٹ نمبر 63/21 برقبہ ایک کنال پلاٹ نمبر 64/21 کا نصف 10 مرلہ کل رقبہ ڈیڑھ کنال جس میں میرا حصہ ساڑھے سات مرلہ مالیتی۔/150000 روپے۔ 2- پلاٹ 5/20 برقبہ 10 مرلہ جس پر دو کمرے ہیں مالیتی۔/250000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1320+2540 روپے ماہوار بصورت ملازمت و پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 98-10-1 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد کارکن دفتر علیا صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 مبشر احمد 5/16 دارالنصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر2 حبیب احمد 11/20 دارالنصر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر 31924 میں قدرت اللہ شاد ولد حبیب اللہ صاحب شاد قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 63/21 دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 98-3-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2150 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد قدرت اللہ کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ گواہ شد نمبر1 مبشر احمد 55/21 دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر2 قمر احمد 25/20 دارالنصر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر 31925 میں امتہ العزیز بیوہ غلام باری قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 24/2 دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-3-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- اڑھائی ایکڑ زرعی زمین واقع قادر آباد ضلع سیالکوٹ مالیتی۔/125000 روپے۔ 2- 5

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 2

کسی اور کو یہ حق نہیں کہ دروازے پر پہرے دار کھڑے ہوں اور کہیں کہ یہ (بیت الذکر) خاص خواتین کے لئے ہے وہی آ سکتی ہیں اور عام خواتین کو یہ حق نہیں اور اسی طرح مردوں کو نہ سہی بچوں کو حق نہیں کہ وہ یہاں آئیں اس لئے یہ سارا دستور غلط تھا اور نیک نیتی پر مبنی تھا مگر تفحص کے بعد جو بات نکلی وہ یہ نکلی جواب میں نے آپ کے سامنے بیان کی ہے۔

پس اپنے گھروں میں اگر آپ نے باجماعت نماز کے لئے انتظام کرنا ہے' جیساکہ میری ہدایت پر بہت سے جرمن گھروں میں یہ انتظام ہے' تو یاد رکھیں کہ پھر اس جگہ کو غیروں کے لئے ممنوع قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگر اندرونی نماز ہے تو وہ اور رنگ کی نماز ہے۔ ایک خاندانی نماز ہے جو آپ مل کر پڑھ سکتے ہیں لیکن اسے باجماعت نماز کا حقیقی قائم مقام قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک وہ جگہ سب کے لئے کھلی نہ ہو۔ پس اس پہلو سے احباب اس صورت حال کو پیش نظر رکھیں۔ جن گھروں میں بھی باجماعت نماز کا ان معنوں میں انتظام ہے کہ علاقے کے لوگوں کے لئے (بیت الذکر) دور ہے وہ وہاں اکٹھے ہو سکتے ہیں ان کو ہرگز کسی تفریق کا کوئی حق نہیں۔ پھر اس نماز پر جو بھی آئے گا اس کے لئے دروازہ کھلا رہنا چاہئے۔ لیکن اگر یہ (بیت الذکر) کی قائم مقام نہیں بنائی جا رہی (بیت الذکر) نہ ہونے کی وجہ سے 'گھریلو مجبوری کی وجہ سے خاندانی نماز ہے تو اسے جس طرح چاہیں ادا کریں مگر وہ (بیت الذکر) کی نماز کے قائم مقام نہیں ہوگی۔ پس یہ ایک وضاحت تھی جو میں اس ضمن میں کھل کر کرنا چاہتا تھا۔ اب اگر وہ لوگ جن کو (بیت الذکر) مہیا ہو یعنی اتنے فاصلے پر موجود ہو کہ وہ اس میں جا سکتے ہوں وہ اپنے بچوں کو بھی اس پر آمادہ کریں خود بھی جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی بہت اعلیٰ تربیت ہوگی۔ اور آنحضرت ﷺ کی یہ ہدایت ان پر اطلاق پائے گی کہ روزانہ پانچ وقت ان کے جسموں کے داغ دھلتے رہیں گے۔

(روزنامہ الفضل 10- اگست 98ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 23- جنوری 1999ء

12-25 رات- جرمن سروس-
1-25 رات- چلڈرنز کارنر-
1-45 رات- طبی معاملات-
2-00 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
2-45 رات- خطبہ جمعہ-
3-55 رات- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
5-05 رات- تلاوت- حدیث- خبریں-
5-40 رات- چلڈرنز کارنر-
6-00 صبح- لقاء مع العرب-
7-10 صبح- خطبہ جمعہ
8-15 صبح- اردو کلاس-
9-20 صبح- کمپیوٹر سب کے لئے-
9-55 صبح- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
11-05 دوپہر- تلاوت- درس الحدیث- خبریں
12-00 دوپہر- چلڈرنز کارنر-
12-15 دوپہر- سرائیکی پروگرام- ملاقات-
1-15 دوپہر- طبی معاملات-
1-45 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن. ورائٹی-
2-35 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-50 سہ پہر- اردو کلاس-
5-05 شام- تلاوت- خبریں-
5-40 شام- ڈینش زبان سیکھئے-
6-05 رات- انڈونیشین پروگرام-
7-05 رات- بنگالی سروس-
8-00 رات- چلڈرنز کلاس- نمبر 129-
9-10 رات- لقاء مع العرب-
10-15 رات- التفسیر الکبیر پروگرام-
11-05 رات- تلاوت درس الحدیث-
11-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم منیر احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ ضلع بھکر- کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7- جنوری 99ء بیٹے سے نوازا ہے- حضور انور نے نومولود کا نام "صائم احمد" عطا فرمایا ہے- نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے جو مکرم جان محمد صاحب معلم وقف جدید کا پوتا اور مکرم محمد صدیق صاحب سابق کارکن دفتر وقف جدید کا نواسہ ہے- احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے دین کا خادم اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم شیخ نصیر احمد صاحب دارالعلوم غربی حلقہ ثناء تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے بڑے بھائی مکرم شیخ سفیر الدین صاحب جرمنی میں شدید بیمار ہیں

○ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ رانا سلطان احمد ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان کا اپریشن 25- جنوری 1999ء کو فضل عمر ہسپتال میں متوقع ہے-

○ مکرم رانا ظفر احمد صاحب آف باب الابواب ربوہ گذشتہ چار ماہ سے بعارضہ ہرپیز (Her Piese) بیمار ہیں-

○ مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) حمید اللہ صاحب دارالعلوم شرقی بعارضہ قلب گذشتہ تقریباً چھ ماہ سے بیمار ہیں-

اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بایو ٹیکنالوجی اینڈ جینیٹک انجینئرنگ (NIBGE) فیصل آباد قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے الحاق سے ایم فل بایو ٹیکنالوجی میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- درخواست دھندہ کا مندرجہ ذیل مضامین میں سے کسی ایک میں ماسٹرز ہونا لازمی ہے-

باٹنی- زوولوجی- بایو کیمسٹری- کیمسٹری- (اگر B.Sc میں باٹنی و زوولوجی پڑھی ہو) مائیکرو بیالوجی- فزیالوجی- پلانٹ بریڈنگ- جینیٹکس- فوڈ ٹیکنالوجی- بایو ٹیکنالوجی- اس کے علاوہ بیچلر میڈیسن کرنے والے بھی درخواست دینے کے اہل ہیں- داخلہ سے قبل ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہے- داخلہ فارم ادارہ واقع جھنگ فیصل آباد روڈ- فیصل آباد- (فون 79-651475) سے حاصل کر کے جمع کروانے کی آخری تاریخ 10- فروری 99ء ہے- ٹیسٹ و انٹرویو کی تاریخ 17- فروری 99ء ہے-

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلیٰ کامیابی

○ عزیزہ مکرمہ صادقہ حفیظ صاحبہ بنت مکرم عبد الحفیظ گوندل صاحب نے پروفیشنل امتحان ایم بی بی ایس فائنل منعقدہ 1997ء میں 1600/1083 نمبر حاصل کر کے کامیابی حاصل کی تھی- اب مورخہ 9- جنوری کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کی کانووکیشن کے موقعہ پر عزیزہ کو درج ذیل دو میڈل انعام میں دئے گئے-

1- Beli ram lemont medal for being frist in clinical part of Anatomy

2- Mackenzie Memorial Medal for General Pathology

جناب وزیراعظم صاحب پاکستان نے یہ انعامات تقسیم کئے-

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیزہ کے لئے مبارک فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

پچھلے ماہ تین چھوٹے بچوں کے بالٹی میں گرنے کے حادثات شائع ہوئے اور افسوس ان میں سے ایک بچہ جو صرف ڈیڑھ سال کا تھا بچ نہ سکا۔

اب اگر ایسے واقعات کا علم ہونے کے باوجود ہم ان سے بچنے کی تدابیر نہ کریں تو ہم یقیناً مجرم ٹھہریں گے۔ صاحب تجربہ کو چاہئے کہ وہ ایسے واقعات کو اپنے ملنے جلنے والوں میں ضرور بیان کرے اور ہر کسی کو اپنے ماحول پر کڑی نظر رکھنی چاہئے کہ کہیں کوئی ایسی چیز تو نہیں پڑی جو حادثے کا باعث بن سکتی ہو۔ اگر ہم اس طرح اپنے اپنے ماحول کا جائزہ لیتے رہیں تو یقیناً ایسے خوفناک حادثات کی تعداد بہت کم ہو سکتی ہے جس کے شکار اکثر ہمارے معصوم بچے ہی ہوتے ہیں۔

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 6

کنال زمین چک نمبر 12-L/43 ضلع ساہیوال مالیتی-/95000 روپے- 3- زیورات طلائی وزنی 5 تولہ مالیتی-/25000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/200+750 روپے ماہوار بصورت پنشن + جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ امتہ العزیز 24/2 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 شبیر احمد ثاقب وصیت نمبر 25729 گواہ شد نمبر 2 عطاء الرحمٰن محمود وصیت نمبر 24695-

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 22- جنوری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 8 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 16 درجے سنٹی گریڈ
23- جنوری- غروب آفتاب- 5-34
24- جنوری- طلوع آفتاب 7-05

عالمی خبریں

پاکستانی ہائی کمیشن پر حملہ

بھارت کی انتہا پسند ہندو تنظیم شیو سینا نے عید کے روز نئی دہلی میں پاکستانی ہائی کمیشن کی عمارت پر حملہ کر دیا۔ شیو سینا کے مظاہرین پاکستانی کرکٹ ٹیم کے خلاف نعرے بازی کرتے رہے اور عمارت پر پتھراؤ کیا نیز بوتلیں بھی پھینکیں۔ پولیس نے 30 مظاہرین کو گرفتار کر لیا حکومت بھارت نے پاکستانی کرکٹ ٹیم کے لئے حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے ہیں۔

پاکستانی کرکٹ ٹیم کا دورہ بھارت

پاکستانی کرکٹ ٹیم اپنے دورہ بھارت کے لئے دہلی پہنچ چکی ہے۔ ٹیم کے حفاظتی انتظامات کو سخت کر دیا گیا ہے اور سلامتی کی وجوہات کے باعث کرکٹ ٹیم کی نقل و حرکت کو صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے۔ دریں اثنا شیو سینا کے لیڈر بال ٹھاکرے نے واجپائی کی درخواست کے پیش نظر اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ صرف اس سال وہ پاک بھارت کرکٹ سیریز ہونے دیں گے۔ اور احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ اب بند کر دیا جائے گا۔

کسووو بحران مزید سنگین ہو گیا

بی بی سی کے مطابق نیٹو کے دو جرنلوں نے سربیا کے صدر سلوبوڈان سے 7 گھنٹے ملاقات کی اور اسے تنبیہ کی کہ اگر اس نے کسووو سے فوجیں نہ نکالیں اور بین الاقوامی تحقیقات کرنے والوں کو کسووو میں داخلے میں اجازت نہ دی تو اس کے نتائج اس کے لئے خطرناک ثابت ہو چکے ہیں اس سلسلے میں نیٹو کی جنگی تیاریاں مکمل ہیں بلکہ نیٹو کا پہلا بحری دستہ سابق یوگوسلاویہ کے ساحل کے قریب پہنچ چکا ہے جرمنی نے اپنے جنگی طیارے اٹلی پہنچا دیئے ہیں۔ سربیا کے حکام نے بین الاقوامی جنگی جرائم کی عدالت کے تحقیقات کنندگان کو کسووو میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی ہے جس سے اس بحران کی سنگینی مزید بڑھ گئی ہے۔

انڈونیشیا میں مسلم کرسچین فسادات

مشرقی انڈونیشیا کے جزائر ایمبونیو میں عید کے موقع پر مسلم عیسائی فسادات شروع ہو گئے۔ جن میں بی بی سی کے مطابق 27- افراد ہلاک اور 200 سے زائد زخمی ہو گئے۔ فسادات کے دوران درجنوں گاڑیاں اور عمارتیں نذر آتش کر دی گئیں جن میں مساجد بھی شامل ہیں۔ فسادات مزید علاقوں تک پھیلنے کا اندیشہ ہے جبکہ مرکزی جاوا کو بھی ایسے ہی فسادات نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔

سلامتی کونسل میں عراق کے مسئلہ پر اختلافات

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے سیکورٹی کونسل کے ممبران سے اپیل کی ہے کہ وہ عراق کے مسئلہ پر یکجہتی کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ماضی کی طرح یہ اختلافات اقوام متحدہ کو مفلوج بنا سکتے ہیں۔ وائس آف جرمنی کے مطابق کوفی عنان نے یہ بات اقوام متحدہ کی کمیٹی برائے خارجہ تعلقات سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس کے برعکس عراق کے بحران کی جانب سے مشترکہ موقف اختیار کرنے سے فیصلہ کن پیش رفت ہو سکتی ہے۔

عراق کے لئے درآمدات میں آسانیاں

بی بی سی کے مطابق عراق کے لئے درآمدات کا جائزہ لینے والی کمیٹی نے 8- کروڑ ڈالر سے زائد رقم کے 70 سے زائد ٹھیکے منظور کر لئے ہیں جن میں سب سے بڑا ٹھیکہ چین نے حاصل کیا ہے۔ یہ ٹھیکہ گیس سے چلنے والے 6 ٹربائن جنریٹروں کا ہے۔ یہ جنریٹر بغداد کے بجلی گھروں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے لگائے جائیں گے۔ چین عراق کو ان جنریٹروں کے علاوہ دوسرا سامان بھی مہیا کرے گا۔

امریکہ کا صدام مخالف پروگرام

امریکہ نے عراق کے صدر صدام کا تختہ الٹنے کے پروگرام کو مزید تیز کر دیا ہے اور اس سلسلے میں سات عراقی گروپوں کا انتخاب کر لیا گیا ہے۔ امریکہ ان گروپوں کو 9 کروڑ 70 لاکھ ڈالر کے اسلحہ اور دیگر ساز و سامان مہیا کرے گا۔ یہ تمام گروپ مل کر صدر صدام کا تختہ الٹنے کی کوشش کریں گے۔ بی بی سی کے مطابق امریکہ کی وزارت خارجہ کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ عراقی لبریشن ایکٹ کا مقصد عراقی حزب اختلاف کے ساتھ امریکہ کے تعلقات کو مضبوط بنانا ہے۔ اور صدر صدام حسین کی حکومت کی مخالفت کو موثر بنانا ہے۔

ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے

کابل شہر کے 6- طالبان سپاہیوں کو رہزنی کے الزام میں گرفتار کر کے فٹ بال سٹیڈیم میں ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں ان کے بائیں پاؤں اور دائیں ہاتھ کاٹ دیئے گئے اور ان کے اعضاء عبرت کے لئے کابل کے گرد و نواح میں درختوں کے ساتھ لٹکا دیئے گئے۔

ملکی خبریں

نادہندگان کے خلاف کارروائی

واپڈا کی فوجی انتظامیہ نے پہلے مرحلے میں 50 ہزار سے زائد رقوم والے نادہندگان کے خلاف کارروائی کا فیصلہ کیا ہے۔ واپڈا کے بڑے نادہندگان کو گھروں سے اٹھا لیا جائے گا اور ادائیگی تک انہیں چھوڑا نہیں جائے گا۔ ڈویژن اور سب ڈویژن کی سطح پر فوجیوں کی تعیناتی مکمل کر لی گئی ہے۔ صنعتی اور کمرشل سطح پر بجلی چوروں کے خلاف بھی کارروائی ہو گی۔ گھریلو صارفین کو ہراساں نہیں کیا جائے گا۔

دہشت گردی کا منصوبہ ناکام

عید کے روز سیالکوٹ میں دہشت گردی پھیلانے کا منصوبہ ناکام بنا دیا گیا۔ دہشت گردوں نے اسلحہ سے بھری بوری نالہ ایک کے پل پر چھپا رکھی تھی مگر لوگوں کی نظر پڑ گئی رنگپورہ پولیس نے بوری قبضہ میں لے لی۔ بوری سے 6 ہینڈ گرنیڈز' 4 رائفل' 7 ایم ایم' 2 کلاشنکوف' بندوق 12 بور اور سینکڑوں راؤنڈ برآمد ہوئے۔

میزائلوں کی تیاری

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ پاکستان میزائل پروگرام جاری رکھے گا۔ میزائل پروگرام کو ایٹمی پروگرام نہیں بنایا جا سکتا۔

عید مبارک

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف کو ٹیلی فون پر عید کی مبارکباد دی اور اس امر کا اعادہ کیا کہ وہ دونوں ملکوں کے عوام کے درمیان قریبی تعلقات کو فروغ دینے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

پاکستان میں بھارت سے زیادہ قتل

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ خود ساختہ تعصبات کی بنا پر آج مسلمان دوسرے مسلمان کو مساجد اور امام بارگاہوں میں قتل کر رہے ہیں۔ عید الفطر کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں بھارت سے زیادہ مسلمان قتل ہوتے ہیں۔ مذہبی طبقات میں تحمل اور برداشت ختم ہو گیا ہے۔ ہماری رویت ہلال کمیٹی کو دس بجے تک چاند نظر نہ آیا جبکہ بنگلہ دیش میں پاکستان سے پہلے فیصلہ کر لیا گیا تھا۔

آہنی ہاتھ سے نمٹا جائے گا

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بیرونی دشمنوں سے پہلے آستین کے سانپوں کا سر کچلنا ہو گا۔ دہشت گردی اور بم دھماکے ہمیں ہراساں نہیں کر سکتے۔ امن تباہ کرنے والوں سے آہنی ہاتھ سے نمٹیں گے۔ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے دشمنان اسلام سے ہمارا ایٹمی قوت بننا برداشت نہیں ہو رہا۔

ملک بھر میں بارش

گلگت سے کراچی تک پورا ملک بارش میں نہا گیا برفباری اور بارش سے شمالی علاقوں میں پروازیں معطل کر دی گئیں۔

لوڈ شیڈنگ میں کمی

واپڈا نے اعلان کیا ہے کہ ڈیموں میں پانی کی مقدار بڑھنے پر لوڈ شیڈنگ میں 50 فیصد کمی کر دی گئی ہے۔ آئندہ چند روز میں مزید کمی کی جائے گی۔ جبکہ یکم فروری سے لوڈ شیڈنگ بالکل ختم کر دی جائے گی۔

پنجاب پولیس میں بے قاعدگیوں

کی رپورٹ وزیر اعلیٰ پنجاب کو پیش کر دی گئی ہے۔

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر
دمہ- کینسر- بلڈ پریشر- تپ دق- السر
ایگزیما- نرینہ اولاد- لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس
اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی 3 فون 213207

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ، مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 647434

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
اچھی صحت کا راز - رضوان فوڈز - تازہ اور خالص غذا
غذائیت سے بھرپور • سرخ مرچ • ہلدی • دھنیا • گرم مصالحہ • دال چنا
• بیسن • دلیہ • چنے • کھل سرسوں اور تیل سرسوں
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ فون 212307

• وول کاٹن سلک • پردہ کلاتھ • صوفہ کلاتھ
• ملبوسات عروسی کی نایاب ورائٹی • شادی بیاہ کی مکمل ورائٹی ہول سیل نرخوں پر دستیاب ہے
• پردہ کلاتھ سلائی مفت
• ماڈرن رضائیاں ہول سیل ڈیلر
برقعوں پر سیل جاری ہے۔
نیز وکی رضائیاں
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
دکان 434 رہائش 211244 ریلوے روڈ ربوہ